بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ (حدیث)

التقریر النامی

شرح اردو

الحسامی

تالیف

استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ محمد اشرف نقشبندی

صدر المدرسین دار العلوم جامعہ فاروقیہ رضویہ

پنج پیر گوجر پورہ گھوڑے شاہ روڈ لاہور

فون: ۳۳۲۷۱۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ (حدیث)

التقریر النامی

شرح اردو

الحسامی

تألیف

استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ محمد اشرف نقشبندی

صدر المدرسین دار العلوم جامعہ فاروقیہ رضویہ

پنج پیر گوجر پورہ گھوڑے شاہ روڈ لاہور

فون : ۳۳۲۷۱۰

نام کتاب .... التقریر النامی شرح اردو الحسامی

تالیف .... استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد اشرف صاحب صدر مدرس
جامعہ فاروقیہ رضویہ پنج پیر۔ گوجر پورہ گھوڑے شاہ روڈ۔ باغبانپورہ۔ لاہور

طباعت بار اوّل .... پانچ صد

تاریخ اشاعت ... ۱۹۹۰ء مطابق ۱۴۱۰ھ

ناشر .... ادارہ فاروقیہ، جامعہ فاروقیہ رضویہ، پنج پیر گھوڑے شاہ روڈ، لاہور

کتابت ...... جلد اوّل جناب محمد یوسف قادری خوشنویس لاہور

کتابت ...... جلد ثانی جناب محمد اسحاق صاحب لاہور

مطبع ...... طبع فی المطبعۃ العربیہ
۳۰ لیک روڈ بالمقابل منشی چیمبر پرانی انارکلی لاہور پاکستان

ہدیہ

ملنے کا پتہ

(۱) ادارہ فاروقیہ رضویہ: پنج پیر نزد گوجر پورہ گھوڑے شاہ روڈ باغبانپورہ لاہور

(۲) مکتبہ قادریہ: جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

(۳) مکتبہ حامدیہ: گنج بخش روڈ، لاہور

ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ”لکم دینکم ولی دین“۔ اور اسی طرح قرآن مجید میں تقریباً سترؔ آیات موجود جن میں کفار سے عدم قتال کا ذکر ہے اور بعض کا قول ہے کہ اس طرح کی ترک قتال کے متعلق ایک سو بیس ۱۲۰ آیات قرآن کریم میں موجود ہیں جو ساری کی ساری آیت قتال سے منسوخۃ الحکم ہیں اور ان آیات کے ماسوا دوسری دس ۱۰ آیات اور بھی منسوخۃ الحکم موجود ہیں

وَالزِّيَادَةُ عَلَى النَّصِّ نَسْخٌ عِنْدَنَا خِلَافًا لِلشَّافِعِيِّ لِاَنَّ بِالزِّيَادَةِ يَصِيْرُ اَصْلُ الْمَشْرُوْعِ بَعْضَ الْحَقِّ وَمَا لِلْبَعْضِ حُكْمُ الْوُجُوْدِ فِيْمَا يَجِبُ حَقًّا لِلّٰهِ لِاَنَّهٗ لَا يَقْبَلُ الْوَصْفَ بِالتَّجَزِّيْ حَتّٰى اَنَّ الْمُظَاهِرَ اِذَا مَرِضَ بَعْدَ مَا صَامَ شَهْرًا فَاَطْعَمَ ثَلٰثِيْنَ مِسْكِيْنًا لَمْ يَجْزِهٖ فَكَانَتِ الزِّيَادَةُ نَسْخًا مِنْ حَيْثُ الْمَعْنٰى

ترجمہ۔ اور نصّ پر زیادتی ہمارے نزدیک نسخ ہے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا اس میں اختلاف ہے کیونکہ زیادتی کے ساتھ، اصلِ مشروع (یعنی مزید علیہ) حق اللہ کا بعض ہو جاتا ہے اور اس حق کے بعض کے لئے جو حقوق اللہ تعالیٰ سے ہے۔ کُل کے وجود کا حکم نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حق، وصفِ تجزی کو قبول نہیں کرتا ہے حتیٰ کہ مظاہر جب ایک ماہ کے روزے رکھ کر بیمار ہو گیا پس اُس نے تیس ۳۰ مساکین کو کھانا کھلایا تو یہ جائز نہیں ہوگا۔ پس زیادتی معنی کی حیثیت سے نسخ ہوئی (اگرچہ یہ زیادتی صورۃً تخصیص اور بیان ہے)

تقریر و تشریح قولہ **والزیادۃ** الخ مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ یہاں سے منسوخِ قرآنی کی چوتھی قسم کا ذکر کرتے ہیں کہ ہمارے نزدیک ”الزیادۃ علی النص“ نسخ ہے اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ”نص پر زیادتی نسخ نہیں ہے مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنے قول ”لان الزیادۃ الخ سے احناف کی دلیل بیان کرتے ہیں کہ ہمارے نزدیک زیادتی مذکورہ نسخ ہے کیونکہ جب نص پر زیادتی کی جائے تو یہاں دو چیزیں ہوتی ہیں ایک زیادتی اور دوسری اصلِ مشروع یعنی مزید علیہ اور ان دونوں کا مجموعہ اللہ تعالیٰ کا حق ہوگا اور زیادتی کے ساتھ مزید علیہ اللہ تعالیٰ کے اس حق کا بعض ہوگا۔ کیونکہ مطلق کو جب کسی

قید سے مقید کیا جاتا ہے تو یہ مجموعہ دو جزوؤں سے مرکب قرار پاتا ہے ایک مطلق اور دوسری جز رقید ہوتی ہے اور احد الجزئین مجموع کا بعض ہوتا ہے اور مطلق بھی احد الجزئین ہے لہٰذا یہ بھی اُس مجموع کا بعض ہوگا جو اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور اللہ تعالیٰ کے حقوق (جیسے عبادت یا عقوبت یا کفارہ) میں سے کسی حق کے بعض کا حکم بغیر منضم کرنے باقی کے، کل کے وجود کا حکم نہیں ہوتا ہے کیونکہ مثلاً جس شخص نے نماز فجر کی ایک رکعت پڑھی ہو تو اس کی نماز فجر پہلی رکعت کے ساتھ دوسری رکعت کے ملائے بغیر نہیں ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حق وصفِ تجزی کو قبول نہیں کرتا ہے حتی کہ مظاہر نے (یعنی وہ شخص جس نے اپنی بیوی سے ظہار کیا ہو) ظہار کا کفارہ ادا کرنے کی غرض سے ایک ماہ کے روزے رکھ لئے تو وہ بیمار ہوگیا اور باقی ایک ماہ (یعنی تیس ۳۰ دنوں) کے مقابلے میں تیس ۳۰ مساکین کو کھانا کھلا دیا تو اس کا کفارہ ادا نہیں ہوا نہ روزوں کے ساتھ نہ کھانا کھلانے کے ساتھ کیونکہ یہاں اللہ تعالیٰ کے بعض حق کا فوات ہے اس لئے کہ ظہار کا کفارہ یا تو دو ماہ کے صیام کے ساتھ ہوتا ہے یا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانے کے ساتھ یا ایک غلام آزاد کرنے سے ہوتا ہے اور یہاں نہ تو اُس نے دو ماہ کے روزے رکھے ہیں اور نہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلایا ہے بلکہ ایک ماہ کے روزے رکھے ہیں اور تیس ۳۰ مسکینوں کو کھانا کھلایا ہے اور ایک ماہ کے روزے دو ماہ کے روزوں کا بعض ہے اسی طرح تیس ۳۰ مسکین ساٹھ مساکین کا بعض ہیں اور بعض کا حکم، کل والا حکم نہیں ہوتا ہے۔ لہٰذا ''الزیادۃ علی النص'' معنی کے اعتبار سے نسخ قرار پاتی ہے (اگرچہ یہ صورۃً تخصیص اور بیان ہے) کیونکہ مطلق کا حکم مقید کے حکم کا غیر ہوتا ہے پس جب مطلق کو مقید کیا جائے تو اُس کے حکم کی انتہاء ہو جاتی ہے پس ثانی یعنی مقید، اول یعنی مطلق کے لئے ناسخ قرار پایا اور ثمرۂ اختلاف یہ ہے کہ ہمارے نزدیک ''الزیادۃ علی النص'' دیگر نسخ کی طرح صرف خبر متواتر یا خبر مشہور سے ہی جائز ہے جبکہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ''الزیادۃ علی النص'' دیگر بیان کی طرح خبر واحد اور قیاس سے جائز ہے اور اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''ولھذا لم یجعل علماء نا الخ

تنبیہ: مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ کا قول ''فیما یجب حقاً للہ'' احترازی قید ہے (جیسا کہ ہماری تقریر سے معلوم ہو رہا ہے) یعنی قول مذکور حقوق العباد سے احتراز ہے کیونکہ حقوق العباد ثبوتی طور پر وصف تجزی کو قبول کرتے ہیں کیونکہ جس شخص نے اپنے غیر پر دعویٰ کیا کہ اُس نے میرے ایک ہزار اور پانچ سو روپے دینے ہیں اور مدعی مذکور کے لئے دو گواہوں نے گواہی دی ایک نے کہا کہ فلاں نے اس مدعی کا ایک ہزار روپیہ دینا ہے اور دوسرے نے کہا کہ فلاں نے اس مدعی کا ایک ہزار اور پانچ سو روپیہ دینا ہے (تو ہزار میں چونکہ دونوں گواہوں کا اتفاق ہے اس لئے) اُس مدعی کے لئے صرف ایک ہزار روپیہ ثابت ہوگا تو معلوم ہوا کہ

حقوق العباد ثبوتی طور پر وصفِ تجزی کو قبول کرتے ہیں۔

وَلِهٰذَا لَمْ يَجْعَلْ عُلَمَاؤُنَا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ قِرَاءَةَ الْفَاتِحَةِ رُكْنًا فِي الصَّلٰوةِ بِخَبَرِ الْوَاحِدِ لِاَنَّهٗ زِيَادَةٌ عَلَى النَّصِّ وَاَبَوْا زِيَادَةَ النَّفْيِ حَدًّا فِي زِنَا الْبِكْرِ وَزِيَادَةَ الطَّهَارَةِ شَرْطًا فِي طَوَافِ الزِّيَارَةِ وَزِيَادَةَ صِفَةِ الْاِيْمَانِ فِي رَقَبَةِ الْكَفَّارَةِ بِخَبَرِ الْوَاحِدِ وَالْقِيَاسِ

ترجمہ - اور اسی لئے ہمارے علماءِ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے قراءتِ فاتحہ کو نماز میں خبرِ واحد سے رکن قرار نہیں دیا ہے کیونکہ نماز میں قراءتِ فاتحہ کو رکن قرار دینا نص پر زیادتی ہے اور انہوں نے کنواری عورت اور کنوارے مرد کے زنا میں حد کے طور پر خبرِ واحد سے جلاء وطنی کی زیادتی کا انکار کیا ہے اور انہوں نے طوافِ زیارت میں خبرِ واحد سے طہارت کی زیادتی کو شرط قرار دینے کا (بھی) انکار کیا ہے اور انہوں نے کفارۂ یمین و ظہار میں عبد کے لئے قیاس سے صفتِ ایمان کی زیادتی کا انکار کیا ہے۔

تقریر وتشریح قولہ **ولھذا لم یجعل** الخ مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ یہاں سے اس امر پر تفریع ذکر کرتے ہیں کہ ہمارے نزدیک "الزیادۃ علی النص" نسخ ہے اسی لئے ہمارے علماءِ عظام رحمہم اللہ تعالیٰ نے خبرِ واحد یعنی حضور نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد "لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب" سے نماز میں قراءتِ فاتحہ کو رکن قرار نہیں دیا ہے۔ (جیسا کہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اس کو نماز میں رکن قرار دیا ہے اس لئے کہ آپ کے نزدیک قراءتِ فاتحہ کے بغیر نماز جائز نہیں ہے) کیونکہ ہمارے نزدیک قراءۃ فاتحہ کو رکن قرار دینا بر نص (کہ وہ اللہ تعالیٰ کا قول "فاقرءوا ما تیسر من القرآن" ہے) پر زیادتی ہے کیونکہ یہ قولِ باری تعالیٰ عام ہے اور اس کے عموم کا تقاضا یہ ہے نماز قراءۃ فاتحہ کے بغیر جائز ہو اور حضرت امام شافعی کا قول نص پر زیادتی ہے اور زیادتی علی النص ہمارے نزدیک نسخ ہے کما مر اور خبرِ واحد کے ساتھ نسخ جائز نہیں ہے۔

قولہ **وزیادۃ النفی** الخ اور ایسے ہی ہمارے علماءِ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے غیر شادی شدہ مرد اور غیر شادی شدہ عورت

کے زنا کے بارے میں نفی یعنی ایک سال کی جلاوطنی کو حد کی جزء قرار نہیں دیا ہے جیسا کہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے کیونکہ آپ فرماتے ہیں کہ جب غیر شادی شدہ زنا کرے تو اُس کو سو کوڑے مارے جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے "فاجلدوا کل واحد منھما مائۃ جلدۃ" اور اس کو ایک سال جلاوطن کر دیا جائے، حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی وجہ سے "البکر بالبکر جلد مائۃ وتغریب عام رواہ مسلم" یعنی غیر شادی شدہ زانی اور غیر شادی شدہ زانیہ کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کے لئے جلاوطنی ہے"، تو ہم کہتے ہیں کہ یہ نص مذکور پر زیادتی ہے اور خبر واحد سے نص پر زیادتی جائز نہیں ہے کیونکہ یہ نسخ ہے کما مر۔

قولہ **وزیادۃ الطہارۃ** الخ اور اسی طرح انہوں نے طہارت کو طواف زیارت میں شرط قرار نہیں دیا ہے۔ اس حیثیت سے کہ اس کے بغیر طواف زیارت جائز ہی نہ ہو جیسا کہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے کیونکہ طہارت کو اس میں شرط قرار دینا نص پر زیادتی ہے اور نص وہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے "ولیطوفوا بالبیت العتیق" کیونکہ یہ عام ہے اور یہ خبر واحد کے ساتھ زیادتی ہے (خبر واحد یہ قول رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے "الطواف حول البیت مثل الصلوٰۃ الا انکم تتکلمون فیہ فمن یتکلم فیہ فلا یتکلم الا بخیر رواہ الترمذی والنسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما" اور نص پر خبر واحد سے زیادتی جائز نہیں ہے کیونکہ اس کو ہمارے نزدیک نسخ شمار کیا جاتا ہے کما مر۔

قولہ **وزیادۃ صفۃ الایمان** الخ اور اسی طرح ہمارے علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے کفارۂ یمین وکفارۂ ظہار میں عبد کے لئے صفت ایمان کو شرط قرار نہیں دیا ہے جیسا کہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے قرار دیا ہے کیونکہ آپ فرماتے ہیں کہ کفارہ یمین وکفارہ ظہار میں عبد مؤمن کا ہونا ضروری ہے جس طرح کہ کفارۂ قتل خطاء میں عبد مؤمن کا ہونا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "ومن قتل مؤمنا خطأ فتحریر رقبۃ مؤمنۃ" تو آپ نے اس پر کفارۂ یمین وکفارۂ ظہار کو قیاس کیا ہے اور ان کے بارے میں جو رقبہ مذکور ہوا ہے اُس کو رقبہ مؤمنہ پر محمول کیا ہے کیونکہ کفارات تمام کے تمام ایک جنس ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ کفارہ یمین وظہار میں جس رقبہ کا ذکر ہوا ہے وہ رقبہ مطلقہ ہے اِس کو اُس رقبہ پر قیاس کرتے ہوئے جو کفارۂ قتل میں مذکور ہوا ہے صفت ایمان کے ساتھ مقید کرنا نص پر زیادتی ہے اور "زیادۃ علی النص" الخ ہے "کما مر غیر مرۃ" اور نسخ قیاس کے ساتھ جائز نہیں ہے۔ **تنبیہ**: مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ کا قول "بخبر الواحد" پہلی دو صورتوں کے ساتھ متعلق ہے اور "بالقیاس" یہ صورت اخیرہ کے ساتھ متعلق ہے۔